OPEN ACCESS: Al Khadim Research Journal of Islamic Culture and Civilization
ISSN (ONLINE): 2710-0235 & ISSN (PRINT): 2710-0227
https://www.arjicc.com DOI: **10.5281/zenodo.10518523**

غنیۃالقاری شرح صحیح البخاری کے تناظر میں قدیم اور جدید شراکت اور مشارکہ کے شرعی احکامات

Sharia Ahkam of Old and Modern Partnership in the light of Ghunyat-ul-Qari Sharha Sahih-ul-Bukhari

Abdul Qadir
Ph.D Scholar, Department of Islamic Theology, Islamia College University Peshawar.
Email: abdulqadirburki@gmail.com

Received on: 11-07-2023 Accepted on: 12-08-2023

Abstract

Islam is a complete religion. The instructions and rules of Islam are more beneficial for the follower in all aspect of life than other. The Islamic rules and methods which related to the business not only complete, modern, but also flexible according to the need of society. If the method of business and technology in this modern world become more modern but Islamic rules, regulation and guidons can provide full, easy, real and more beneficial solution for all problem of business and technology. Modern world need for the modern business modern partnership in the shape of company, shares and banking system, Insurance partnership (joint commercial enterprise) and diminishing musharakah. This article has focus the modern partnership only in light of Hadith and fiqha which described in ghunatulqare Sharh of sahihul Bukhari.The Artical proved that the modern partnership and company system and its methods if it has best solution for all need of society can be run according to the Islamic principles. The methodology of research of the Article is qualitative, comparative and deductive.

Keyword: Partnership, Musharakah, Hadith, fiqah, liabilities and rules.

شراکت کا لغوی معنی:

"الشركة (هي) بكسر فسكون في المعروف لغة الخلط سمي بها العقد لأنها سببه[1]۔"

ترجمہ: شرکۃ کا لفظ راء کے کسرہ اور سکون کے ساتھ پڑھا جا سکتا ہے اور لغوی معنی اس کا خلط ملط کرنا ہے اور اس عقد کو شرکۃ کا نام اسلئے دیا گیا کہ شرکت اس کے لئے سبب بنا۔

مولانا عبدالخالق باجوڑی رحمہ اللہ غنیۃالقاری کے صفحہ 237 پر شرکۃ کی لغوی تحقیق بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں

"بفتح الشين و كسر الراء، و بكسر الشين و سكون الراء، و بفتح الشين و سكون الراء، و يجئ شرك بغير التاء و هي في اللغة الاختلاط[2]۔"

ترجمہ: لفظ شرکت شین پر فتحہ اور راء پر کسرہ کے ساتھ بھی اور شین پر کسرہ اور راء سکون کے ساتھ اور اسی طرح شین پر فتحہ اور راء سکون کے ساتھ بھی پڑھا جا سکتا ہے اور شرکت کا لفظ بغیر تاء کے بھی استعمال ہوتا ہے جیسے لفظ شرک اور اس کا لغوی معنی خلط کرنا ہے۔

الازھری ''صاحب تہذیب اللغۃ'' میں شرکۃ کا لغوی معنی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں

"وقال الليث: الشِّركة: مخالطة الشريكين.وجمع الشَّريك: شُركاء، وأشراك[3]۔"

ترجمہ: اور لیث نے کہا کہ شرکۃ کا معنی ہے کہ دو شریکوں کا آپس میں (کسی چیز کو) ملانا، اور خلط ملط کرنا، اور لفظ شریک کا جمع شرکاء، اور اشراک آتا ہے۔

اسی طرح ابن منظورکہتے ہیں "الشِّرْكَةُ والشَّرِكة سواء مخالطة الشريكين[4]۔" کہ لفظ الشرکۃ'' شین کے کسرہ اور فتحہ دونوں کے ساتھ آتا ہے اور دونوں کا معنی ہے کہ دو شرکین کا آپس میں اشیاء کو ملانا اور خلط ملط کرنا''

فیروز آبادی شرکت کا معنی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں "الشِّرْكُ والشِّرْكَةُ بكسرهما وقد اشْتَرَكَا وتَشارَكَا وشارَكَ أحدُهما الآخَرَ "[5]

ترجمہ: الشرک اور الشرکۃ دونوں پرکسرہ اتا ہے اوراس کا معنی یہ ہے کہ تحقیق کے ساتھ دونوں شریک ہوئے ،دونوں نے شرکت اختیار کر لی یا ایک نے دوسرے کو شریک کر لیا،

ابن نجیم لکھتے ہیں "وَالشَّرِكَةُ لُغَةً خَلْطُ النَّصِيبَيْنِ بِحَيْثُ لَا يَتَمَيَّزُ أَحَدُهُمَا[6]

کہ شرکۃ کا معنی ہے کہ دو چیزوں کو اس طور پر ملانا کہ ان میں تمیز باقی نہ رہے۔

شراکت کی اصطلاحی تعریف:

مولانا عبدالخالق باجوڑی رحمہ اللہ غنیۃالقاری میں صفحہ 237 پر شرکت کی اصلاحی تعریف بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں

"وفي الشرع: ثبوت الحق لاثنين فصاعدًا في الشئ الواحد كيف كان۔"[7]

کسی ایک چیز میں دو یا دو سے زیادہ افراد کے حق کا کسی طرح بھی ثابت ہونے کو شرکت کہتے ہیں۔

درمختار میں شرکت کی تعریف درجہ ذیل الفاظ میں کی گئی ہے۔

"وشرعا (عبارة عن عقد بين المتشاركين في الأصل والربح)[8]۔"

ترجمہ: شرعی لحاظ سے شرکت اس عقد سے عبارت ہے جس میں دو شریک اصل اور نفع میں شریک ہوں۔

مناوی رحمہ اللہ شرکت کی اصطلاحی تعریف بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"الشركة لغة اختلاط نصيبين فصاعدا لامتزاج واجتماع وعرفا اختلاط نصيبين فصاعدا بحيث لا يتميز ثم أطلق اسم الشركة على العقد وإن لم يوجد اختلاط النصيبين ذكره ابن الكمال وقال أبو البقاء أصل الشركة توزيع الشيء بين اثنين على جهة الشيوع[9]۔"

دو یا دو سے زیادہ افراد، کسی کاروبار میں متعین سرمایہ کے ساتھ نفع کے حصول کے لئے اکٹھے ہوں، اور کاروبار کے نفع و نقصان میں پہلے طے شدہ نسبتوں کے ساتھ شریک ہوں۔

شراکت کا جواز:

ابن نجیم الحنفی شرکۃ کے جواز کے بارے میں لکھتے ہیں کہ شرکۃ کی شرعی جواز کتاب اللہ ،سنت رسول ﷺ اور قیاس سے ثابت ہے

پس قرآن کریم کی یہ آیت "فهم شركاء في الثلث" شرکت کے جواز پر دلالت کرتا ہے اور خاص کر شرکت عین پر دلالت کرتا ہے۔

وَشَرْعِيَّتُهَا بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَالْمَعْقُولِ أَمَّا الْكِتَابُ فَقَوْلُهُ تَعَالَى { فَهُمْ شُرَكَاءُ فِي الثُّلُثِ } النساء 12 وهو خَاصٌّ بِشَرِكَةِ الْعَيْنِ [10]

حضور ﷺ کے بعثت سے پہلے عرب معاشرے میں تجارت کے کئی طریقے رائج تھے۔ جن طریقوں میں ظلم، زیادتی اور عدل وانصاف سے ہٹ کر کوئی پہلو، طریقہ اور انداز پایا جاتا ہے تو حضور ﷺ نے بعض طریقوں کی اصلاح کی اور بعض طریقوں کو ممنوع قرار دیا، اور بعض ممنوع صورتوں کی متبادل جائز صورتیں بھی پیش کی۔ اور بعض اوقات ممانعت کی علتوں کی بھی وضاحت کی۔ حضور ﷺ نے تجارت کے جن صورتوں اور طریقوں کو جائز قرار دیا تھا ان میں سے ایک طریقہ تجارت شراکت بھی ہے۔

غنیۃ القاری میں مولانا عبد الخالق رحمہ اللہ شرکۃ کا حکم بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں

"الشركة جائزة لأنه صلى الله عليه وسلم بعث والناس يتعاملون بها فقررهم عليه[11]۔"

ترجمہ: شرکۃ جائز ہے کیونکہ جس وقت حضور ﷺ کی بعثت ہوئی اس وقت لوگ شرکت کے معاملات کررہے تھے حضور ﷺ نے ان کو اس عقد پر برقرار رکھا۔ اسی طرح آگے فرماتے ہیں

''شرکۃ فی النقد سب فقہاء کے نزدیک جائز ہے البتہ دوسرے طعام اور سامان کو اکٹھا کرکے شرکۃ کرنے کے بارے میں اختلاف ہے کہ طعام (خوراک والی اشیاء کے ذریعے شرکت منعقد کرنا ہمارے احناف کے نزیک جائز ہے جبکہ امام مالک رحمہ اللہ اس طرح شرکت کرنے کو مکروہ سمجھتے ہیں جہاں تک سامان یعنی نقد کے علاوہ اشیاء کے ذریعے شرکت کو قائم کرنا احناف کے نزدیک ناجائز ہے خواہ شرکت مفاوضہ ہو یا شرکت عنان جبکہ امام مالک اس کو جائز سمجھتے ہیں جب ان اشیاء کا جنس ایک ہو۔[12]''

شراکت احادیث نبوی ﷺ کے تناظر میں:

1- ابن نجیم حنفی شرکت کے جواز سنن ابی داود کی اس روایت سے ثابت کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ جس میں سائب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور ﷺ کو فرمایا کہ جاہلیت میں میں آپ کے ساتھ (کاروبار) میں شریک تھا

وَأَمَّا السُّنَّةُ فما في سُنَنِ أبي دَاوُد عن السَّائِبِ أَنَّهُ قال لِلنَّبِيِّ صلى اللَّهُ عليه وسلم كُنْت شَرِيكِي في الْجَاهِلِيَّةِ كما في فَتْحِ الْقَدِيرِ[13]

ترجمہ: سائب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور ﷺ کو فرمایا کہ آپ ﷺ جاہلیت کے زمانے میں میرے ساتھ کاروبار میں شریک تھے۔

2-قال الشيخ الإمام الأجل الزاهد شمس الأئمة وفخر الإسلام أبو بكر محمد بن أبي سهل السرخسي رحمه الله تعالى إملاء الأصل في جواز الشركة ما روي أن السائب بن شريك جاء إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال: أتعرفني فقال صلوات الله وسلامه عليه: "وكيف لا أعرفك وكنت شريكي وكنت خير شريك[14]

ترجمہ: امام سرخسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ شرکت کے جواز کے بارے وہ روایت اصل کا درجہ رکھتا ہے جو سائب بن شریک سے مروی ہے کہ وہ حضور ﷺ کے پاس آئے اور کہا کہ کیا آپ نے مجھے پہچانا؟ تو حضور ﷺ نے ان کو فرمایا کہ کس طرح میں آپ کو نہیں پہچانوں گا کہ آپ میرے شریک (کاروباری ساتھی) تھے اور بہترین شریک تھے۔

سائب بن شریک کے ساتھ رسول اللہ ﷺ نے مکے میں تجارت میں شرکت کی تھی، جب مدینے میں ان سے ملاقات ہوئی تھی، تو آپ نے ان کا ذکر کیا اور اس کی شرکت کو پسندیدگی کے ساتھ یاد کیا۔

3-عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ قَالَ « إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ أَنَا ثَالِثُ الشَّرِيكَيْنِ مَا لَمْ يَخُنْ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ فَإِذَا خَانَهُ خَرَجْتُ مِنْ بَيْنِهِمَا ».[15]

حضور ﷺ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب تک دو شرکاء میں سے کوئی ایک دوسرے کے ساتھ خیانت نہ کرے میں ان کا تیسرا ساتھی بن جاتا ہوں۔

شراکت کے شرائط:

1- باہمی رضامندی: شراکت کی صحت کے لئے شرکاء کا آپس میں باہمی رضامندی کا ہونا ضروری ہے۔

فریقین کا بالغ ہونا: شرکاء کا بالغ ہونا ضروری ہے۔

2- عاقل ہونا: شراکت کی صحت کے لئے شرکاء کا عاقل ہونا بھی ضروری ہے۔

وَمِنْهَا ما هو مُخْتَصٌّ بِالْمُفَاوَضَةِ وهو أَنْ يَكُونَ لِكُلٍّ من الشَّرِيكَيْنِ أَهْلِيَّةُ الْكَفَالَةِ بِأَنْ يَكُونَا حُرَّيْنِ عَاقِلَيْنِ[16]

ترجمہ: اور ان شرائط میں سے ایک شرط، جو شرکتہ مفاوضہ کے ساتھ خاص ہے، یہ ہے کہ ہر ایک شریک کفالت کی اہلیت رکھتا ہو اس طور پر کہ دونوں شریک آزاد اور عاقل ہوں۔

3- کاروبار کا جائز ہونا: شراکت کی صحت کے شرائط میں سے ایک شرط یہ بھی ہے کہ کاروبار اور تجارت بھی جائز ہو۔

4- نفع کی شرح کا تعین: شرکاء کے نفع کی تعیین کرنا اور وہ بھی فیصدی کے لحاظ سے متعیین کرنا ضروری ہے۔

علامہ کاسانی فرماتے ہیں: وَمِنْهَا أَنْ يَكُونَ الرِّبْحُ مَعْلُومَ الْقَدْرِ[17]

ترجمہ: کہ شرکت کے شرائط میں سے ایک شرط یہ ہے کہ نفع کی مقدار (فیصدی کے لحاظ سے) معلوم ہو۔

5-وَمِنْهَا أَنْ يَكُونَ رَأْسُ مَالِ الشَّرِكَةِ عَيْنًا حَاضِرًا لَا دَيْنًا وَلَا مَالًا غَائِبًا[18]

ترجمہ: اسی طرح ایک شرط یہ بھی ہے کہ شرکتہ کا مال عین اور حاضر بھی ہو، یعنی شرکت کا مال دین اور مال غائب نہ ہو۔

4- نقصان کی ذمہ داری: تمام شرکاء اپنے سرمایہ کے بقدر کاروبار کی نقصان کو برداشت کرینگے۔

شراکت کے اقسام:

شراکت کو پہلے دو اقسام کے لحاظ سے تقسیم کیا جاسکتا ہے (اور یہ تقسیم احناف کے نزدیک ہے)

1- شرکت ملک 2- شرکت عقود

صاحب ہدایہ نے شرکتہ کے اقسام کی طرف اشارہ ان الفاظ میں کیا ہے۔

قال الشركة ضربان شركة أملاك وشركة عقود[19]

ترجمہ: شرکت دو قسم پر ہے ایک شرکتہ ملک اور دوسری شرکہ عقد

مفتی محمد تقی عثمانی مد ظلہ العالی نے شرکت ملک اور شرکت عقد کی وضاحت ان الفاظ میں کی ہے کہ "شرکۃ الملک کی یہ ہے کہ دو یا دو سے زیادہ شخصوں کی ایک ہی چیز میں مشترکہ ملکیت ہو[20] ،اور شرکۃ العقد سے مراد وہ شراکت ہے جو باہمی معاہدہ سے عمل میں آئے اختصار کی خاطر ہم اس کا ترجمہ Joint commercial Enterprise سے کرتے ہیں۔

پھر شرکت ملک کو دو اقسام میں مزید تقسیم کیا جاتا ہے

1-شرکۃ جبر (زبردستی اور غیر اختیاری شرکت) 2-شرکۃ اختیار (اختیاری شرکت)

ابن نجیم حنفی فرماتے ہیں أنها نَوْعَانِ جَبْرِيَّةٌ وَاخْتِيَارِيَّةٌ فَأَشَارَ إلَى الْجَبْرِيَّةِ بِالْإِرْثِ وَإِلَى الِاخْتِيَارِيَّةِ بِالشِّرَاءِ كما في الْمُحِيطِ[21]

ترجمہ: شرکۃ کی دو قسمیں ہیں جبری اور اختیاری پس ارث کے ذریعے جبری شرکت کی طرف اشارہ کیا اور (مشترکہ طور پر اشیاء کے) خریدنے کے ذریعے اختیاری شرکت کی طرف اشارہ کیا

شرکۃ عقود کو بھی مزید دو قسموں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے-

1-شرکۃ بالمال (مال کے ذریعے کاروبار میں شرکت) 2-شرکۃ بالابدان (شرکاء اعمال کے ذریعے شرکت)-3-شرکہ الوجوہ (شرکاء اپنی تعلق اور وجاہت کی بنیاد پر کاروبار میں شریک ہونا)

فَشَرِكَةُ الْعُقُودِ أَنْوَاعٌ ثَلَاثَةٌ شَرِكَةٌ بِالْأَمْوَالِ وَشَرِكَةٌ بِالْأَعْمَالِ وَتُسَمَّى شَرِكَةَ الْأَبْدَانِ وَشَرِكَةَ الصَّانِعِ وَشَرِكَةٌ بِالتَّقَبُّلِ وَشَرِكَةٌ بِالْوُجُوهِ[22]

ترجمہ: اور شرکۃ عقد کی تین قسمیں ہیں شرکت مال، شرکت اعمال جس کو شرکت بالابدان بھی کہتے ہیں۔اور شرکت صنائع (جس کا دوسرا نام شرکت تقبل بھی ہے اور شرکت بالوجوہ کہتے ہیں

شراکت کے مندرجہ بالا اقسام کو مزید دو اقسام میں (برابری اور غیر برابری کی بنیاد پر) تقسیم کیا جا سکتا ہے

1-شرکۃ مفاوضہ 2-شرکۃ عنان

شرکۃ مفاوضہ شرکت کی وہ قسم ہے جس میں سرمایہ کے ساتھ اور امور بھی مساوی بنیادوں پر ہوں۔

الازہری شرکۃ کے اقسام بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں

قلت: والشركة شركتان: شركة العنان وشركة المفاوضة. فأما شركة العِنَان فهو إن يحضر كل واحد من الشريكين دنانير أو دراهم مثل ما يخرج الآخر ويخلطانها ويإذن كل واحد منها لصاحبه بان يتجر فيه[23]

اور میں کہتا ہوں کہ شرکت دو قسم پر ہے ایک شرکت عنان اور دوسری شرکت مفاوضہ، شرکت عنان یہ ہے کہ ہر ایک شریک اپنے دوسرے ساتھی کے مثل اور برابر دینار یا درہم نکال کر ایک دوسرے کے ساتھ شریک کرے ، اور ہر ایک ساتھی کو اس میں (اس کے ذریعے) تجارت کرنے کی اجازت ہو۔

اسی طرح الازہری کتاب اللغۃ میں شرکت مفاوضہ کی تریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں

وأما شركة المفاوضة فان يشتركا في كل شئ يملكانه أو يستفيد انه من بعد[24]

ترجمہ: اور شرکۃ مفاوضہ یہ ہے کہ ہر ایک شریک جس چیز کا بھی مالک ہو جائے ،دوسرا اس کے ساتھ اس میں شریک ہوگا،اور بعد میں دونوں اس سے مستفید ہوتے رہیں گے۔

ابن منظور شرکت مفاوضہ کے بارے میں لکھتے ہیں

المُفاوضَةِ الشَّرِكةُ العامّةُ في كل شيء وتَفاوَضَ الشَّرِيكانِ في المال إِذا اشتركا فيه أَجمع وهي شركة المفاوضة[25]

ترجمہ: شرکۃ مفاوضہ عام ہے ہر ایک چیز میں اور دونوں شریک اس قسم کی شرکت میں مال کی کمی بیشی کے ساتھ شریک ہوتے ہیں

شرکت عنان

شرکۃ عنان شرکت کی وہ قسم ہے جس میں شرکاء غیر مساوی بنیادوں پر شرکت کر سکتے ہیں۔ جیسے کہ صاحب ہدایہ لکھتے ہیں کہ "ثم هي أربعة أوجه مفاوضة وعنان وشركة الصنائع وشركة الوجوه [26]

ترجمہ: اور پھر شرکۃ کی چار قسمیں بنتی ہیں مفاوضہ ،عنان، شرکۃ صنائع،اور شرکۃ الوجوہ

فأما شركة المفاوضة فهي أن يشترك الرجلان فيتساويان في مالهما وتصرفهما ودينهما لأنها شركة[27]عامة في جميع التجارات يفوض كل واحد منهما أمر الشركة إلى صاحبه على الإطلاق إذ هي من المساواة[28]

ترجمہ :پس شرکۃ مفاوضہ یہ ہے کہ دو آدمی شریک ہوں اود دونوں اپنے مال اور تصرف اور دین میں برابر (شریک) ہوں ،اور یہ شرکۃ تجارت کی تمام صورتوں میں جاری رہ سکتی ہے اور شراکت کے تمام امور ہر ایک شریک دوسرے کو تفویض اور سپرد کر سکتے ہیں کیونکہ دونوں برابری کی بنیاد پر شریک ہیں اور دونوں کی قوت اور حثیت برابر ہے۔

شراکت کے جدید اقسام:

1-مشترکہ سرمایہ کی کمپنیاں(Joint Stock Companies)

2-کاروباری شراکت(Partnership)

3-محدود کمپنی(Limited Companies)

4-انجمن ہائے امداد باہمی(Cooperatives)

شراکت کے احکام:

1-سرمایہ کی نوعیت

اکثر فقہاء اس بات کے قائل ہیں کہ ہر حصہ دار کی طرف سے لگایا جانے والا سرمایہ سیال(Liquid) کی شکل میں ہونا چاہیے،[29] جس کا مطلب یہ ہوا کہ مشارکہ کا معاہدہ زر(Mony)میں ہونا چاہیے۔

جوہرہ النیرہ میں اس کا تذکرہ مندرجہ ذیل الفاظ کے ساتھ کیا گیا ہے۔

وَلَا تَنْعَقِدُ الشَّرِكَةُ إلَّا بِالدَّرَاهِمِ وَالدَّنَانِيرِ ، وَالْفُلُوسِ النَّافِقَةِ)[30]

ترجمہ: شرکت منعقد اس وقت تک منعقد نہ ہوتی جب تک درہم، دینار اور فلوس (کرنسی) کے ذریعے مال اکٹھا نہ کیا جائے

علامہ کاسانی رحمہ اللہ اس شرط کی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں

أَمَّا الشَّرِكَةُ بِالْأَمْوَالِ فَلَهَا شُرُوطٌ

منها أَنْ يَكُونَ رَأْسُ الْمَالِ من الْأَثْمَانِ الْمُطْلَقَةِ وَهِيَ التي لَا تَتَعَيَّنُ بِالتَّعْيِينِ في الْمُفَاوَضَاتِ على كل حَالٍ وَهِيَ الدَّرَاهِمُ وَالدَّنَانِيرُ عِنَانًا كانت الشَّرِكَةُ أو مُفَاوَضَةً عِنْدَ عَامَّةِ الْعُلَمَاءِ فَلَا تَصِحُّ الشَّرِكَةُ في الْعُرُوضِ وقال مَالِكٌ رَحِمَهُ اللَّهُ هذا ليس بِشَرْطٍ وَتَصِحُّ الشَّرِكَةُ في الْعُرُوضِ وَالصَّحِيحُ قَوْلُ الْعَامَّةِ[31]

ترجمہ: ہر چہ شرکت بلمال ہے اس کے لئے کئی شروط ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ شرکت کا راس المال ثمن مطلقہ (کرنسی) کی شکل میں ہونا چاہیے جو مفاوضات میں کسی بھی حال میں متعین ہونے سے متعین نہی ہوتے اور وہ درہم اور دنانیر (کرنسی) ہے۔ خواہ شرکت عنان ہو یا شرکت مفاوضہ عام علماء کے نزدیک سامان کے ذریعے شرکت شرعی لحاظ سے درست نہیں، جبکہ امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ (کرنسی) کی شرط لگانا صحیح نہیں اور سامان کے ذریعے بھی شرکت منعقد ہو سکتی ہے۔ اور یہی قول عام علماء کا ہے،

(2) نفع کی تقسیم: کاروبار میں متوقع یا یقینی نفع کو شرکاء کے مابین تقسیم کرنے کے لئے بھی چند امور اور اصول کو مد نظر رکھنا ضروری ہے جس میں چند اہم اصول درجہ ذیل ہے

1- نفع کی تقسیم فریقین کے درمیان طے شدہ نسبتوں سے ہوگی۔ اور ہر فریق کا حصہ نسبت یا فی صد کی صورت میں متعین کیا جائے گا اور کسی فریق کے لئے نفع میں کوئی رقم پہلے سے متعین نہیں کی جائے گا۔

علامہ کاسانی فرماتے ہیں

وَمِنْهَا أَنْ يَكُونَ الرِّبْحُ مَعْلُومَ الْقَدْرِ[32]

اور ان میں سے ایک شرط یہ بھی ہے کہ نفع کی مقدار فیصدی کے لحاظ سے معلوم ہو۔

وَمِنْهَا أَنْ يَكُونَ الرِّبْحُ جُزْءًا شَائِعًا في الْجُمْلَةِ لَا مُعَيَّنًا[33]

اور ایک شرط یہ بھی ہے کے نفع جزء شائع (فیصدی کے لحاظ سے) ہو

2- نفع کی تقسیم میں فریقین کے سرمایہ، عملی شمولیت اور ذمہ داری کو پیش نظر رکھ کر نفع متعین کیا جاسکتا ہے اور ان امور کو نفع کی تعیین میں نظر انداز بھی کیا جا سکتا ہے۔

نسفی نے اس کی طرف اشارہ ان الفاظ میں کیا ہے

وتصح مع التّساوي في المال دون الرّبح وعكسه[34]

ترجمہ: شرکت مال کی برابری جبکہ نفع میں غیر برابری کے ساتھ بھی جائز ہے اور اس کے الٹ بھی یعنی مال شرکت میں برابری نہ لیکن نفع میں برابری ہے تو یہ بھی جائز ہے۔

3- سرمایہ مساوی ہونے کے باوجود بھی نفع کی نسبتیں مختلف رکھنا شرعی لحاظ سے جائز ہے

إذَا عُرِفَ هذا فَنَقُولُ إذَا شَرَطَا الرِّبْحَ على قَدْرِ الْمَالَيْنِ مُتَسَاوِيًا أو مُتَفَاضِلًا فَلَا شَكَّ أَنَّهُ يَجُوزُ وَيَكُونُ الرِّبْحُ بَيْنَهُمَا على الشَّرْطِ سَوَاءٌ شَرَطَا الْعَمَلَ

عَلَيْهِمَا أو على أَحَدِهِما[35]

ترجمہ :اور جب یہ معلوم ہوا تو ہم کہتے ہیں کہ جب نفع دونوں کے مالوں کی مقدار کی بقدر برابری اور یا تفاضل کے ساتھ مشروط کیا جائے تو بغیر شک کے یہ جائز ہے،اور نفع دونوں کے درمیان شرط کے مطابق ہوگا خواہ دونوں پر عمل لازم کیا گیا ہو یا کسی ایک پر۔

4-جاری کاروبار میں نقصانات کاازالہ آئندہ ہونے والے نفع سے بھی کیاجاسکتاہے

(3)نقصان کی ذمہ داری:

نقصان اگر کاروبار میں آجائے توہر ایک شریک اپنے سرمایہ کے بقدر یعنی اپنے حصہ نسبتی کے مطابق برداشت کرے گا،اور اگر کسی شریک کا سرمایہ کاروبار میں نہ لگاہو تواس کی محنت توضائع ہوسکتی ہے لیکن مالی نقصان اس کو برداشت نہیں کرناپڑے گا

2-شرکاءکی ذمہ داریاں اور حقوق:

1-ایک فریق شراکت اپنے دوسرے فریق کی اجازت سے کسی دوسرے کے ساتھ شراکت،مضاربت اور تجارت کے معاملات سرانجام دے سکتاہے۔

علامہ کاسانی کہتے ہیں

وَلِأَنَّ الشَّرِكَةَ تَنْعَقِدُ على عَادَةِ التُّجَّارِ وَمِنْ عَادَتِهِمْ الْبَيْعُ نَقْدًا وَنَسِيئَةً[36]

ترجمہ :اور شرکۃ کا عقد تجار (تاجروں) کی بیع کے عادت اور عرف کے مطابق منعقد ہوگا اور اس میں نقد اور نسیئۃ(قرض کا معاملہ کرنا بھی ہے۔

علامہ کاسانی مزید احکام بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

مِنْهُمَا وَكِيلَ صَاحِبِهِ في التَّصَرُّفِ بِالشِّرَاءِ وَالْبَيْعِ وَتَقَبُّلِ الْأَعْمَالِ[37]

ترجمہ:اور ان میں سے ایک حکم یہ بھی ہے کہ ہر ایک شریک اپنے ساتھی کی طرف سے خریدو فروخت اور دوسرے اعمال کی قبولیت اور انجام دہی میں وکیل کی حیثیت رکھتے ہیں۔

2-مشترکہ سرمایہ میں سے کوئی فرد یاتمام افراد تمام شرکاء کی اجازت کے بغیر نہ توقرض دے سکتے ہیں اور نہ مشترکہ کاروبار کے لئے قرض لے سکتے ہیں۔اور اگر محدود قرض کے معاملے کی اجازت ہو توپھر کرسکتے ہیں البتہ کاروباری ادارہ اپنی مالیت سے زیادہ قرض کا معاملہ نہیں کر سکتا۔

جیساکہ حصکفی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں

(و) لا (القرض) إلا بإذن شريكه إذنا صريحا فيه [38]

ترجمہ:اور اسی طرح قرض کا معاملہ نہیں کرسکتے ہیں ہاں اگر شریک صراحۃاجازت دے دیں،(توپھر قرض لینے اور دینے میں کوئی حرج نہیں)

3-شراکت کی مدت:

شراکت کامعاہدہ کسی مقررہ مدت تک بھی کر سکتاہے اور مدت کی تعیین کے بغیر بھی کر سکتاہے

علامہ کاسانی شرکۃ کے لئے وقت کے شرعی احکام بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ

وَكَذَٰلِكَ إِنْ لم يُوَقِّتَا لِلشَّرِكَةِ وَقْتًا كان هذا جَائِزًا[39]

ترجمہ: اوراسی طرح اگر شرکت کے لئے وقت متعین اور موقت نہیں کیا گیا تو یہ بھی جائز ہے۔

4-معاہدہ شرکت کی تکمیل یا منسوخی

شراکت کامعاہدہ کوئی بھی فریق کسی وقت بھی ختم کر سکتاہے (اگر کسی مدت تک جاری رکھنے پر اتفاق نہ ہوا ہو)، البتہ اگر کوئی وقت اور مدت پر اتفاق ہو تو اس وقت اور مدت کی تکمیل پر معاہدہ شرکت کو ختم کر سکتاہے، اس کے علاوہ کسی ایک فریق کے مرنے کی صورت میں بھی معاہدہ شرکت ختم ہو سکتاہے، اسی طرح حالت جنون بھی معاہدے کی منسوخی کا سبب بن سکتاہے، کاروبار کی سرکاری ملکیت میں جانے سے بھی شراکت ختم ہو سکتی ہے۔

علامہ کاسانی نے بدائع وصنائع میں اس کے متعلق کہتے ہیں۔

منها الْفَسْخُ من أَحَدِ الشَّرِيكَيْنِ لِأَنَّهُ عَقْدٌ جَائِزٌ غَيْرُ لَازِمٍ فكَانَ مُحْتَمِلًا لِلْفَسْخِ فإذا فَسَخَهُ أَحَدُهُمَا عِنْدَ وُجُودِ شَرْطِ الْفَسْخِ يَنْفَسِخُ

وَمِنْهَا مَوْتُ أَحَدِهِمَا أَيُّهُمَا مَاتَ انْفَسَخَتْ الشَّرِكَةُ لِبُطْلَانِ الْمِلْكِ وَأَهْلِيَّةِ التَّصَرُّفِ بِالْمَوْتِ سَوَاءٌ عَلِمَ بِمَوْتِ صَاحِبِهِ أو لم يَعْلَمْ لِأَنَّ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا وَكِيلُ صَاحِبِهِ وَمَوْتُ الْمُوَكِّلِ يَكُونُ عَزْلًا لِلْوَكِيلِ عَلِمَ بِهِ أو لم يَعْلَمْ لِأَنَّهُ عَزْلٌ حُكْمِيٌّ فَلَا يَقِفُ على الْعِلْمِ

وَمِنْهَا رِدَّةُ أَحَدِهِمَا مع اللَّحَاقِ بِدَارِ الْحَرْبِ بِمَنْزِلَةِ الْمَوْتِ

وَمِنْهَا جُنُونُهُ جُنُونًا مُطْبَقًا[40]

ترجمہ: کسی ایک شریک کی طرف سے شراکت کے عقد کے فسخ کرنے پر بھی شرکت کا عقد ختم ہوجاتا ہے اسلئے کہ یہ ایک جائز اور غیر لازم عقد ہے اس لئے یہ فسخ کا احتمال رکھتا ہے پس جب کوئی ایک شریک فسخ کے شروط پائے جانے پر عقد فسخ کرے تو عقد فسخ ہو جاتا ہے۔ اور عقد کے اختتام کی ایک وجہ یہ بھی ہوسکتی ہے کہ کوئی ایک شریک فوت ہوجائے تو شرکت فسخ ہو جاتی ہے اس لئے کہ فوت ہو جانے کی وجہ سے اس کی ملکیت اور تصرف کی اہلیت ختم ہوجاتی ہے، یہ علیحدہ بات ہے کہ اس کے شریک کو اس کی موت کا علم ہو یا نہ ہو اور یہ اس لئے کہ ہر ایک شریک اپنے ساتھی کی طرف سے وکیل کی حثیت رکھتا ہے اور موکل کی موت کی وجہ سے وکیل معزول ہوتا ہے خواہ (وکیل کو اس معزولی کا) علم ہو یا نہ ہو۔ کیونکہ یہ حکمی تو پر معزول ہوجاتا ہے اور اس کی معزولی اس کے علم پر موقوف نہیں ہوتا۔ اور شرکت کے فسخ کے احکامات میں سے ایک حکم یہ بھی ہے ان شرکاء میں سے کوئی ایک مرتد ہوجائے تو یہ عقد فسخ ہو جاتا ہے اور مرتد ہونے کے بعد دار الحرب میں داخل ہونا اس کے موت کی طرح ہے۔ اور شرکت کے فسخ کے احکامات میں سے ایک حکم یہ بھی ہے کہ کوئی ایک شریک مجنون ہوجائے تو شرکت فسخ ہو جائے گی۔

5-شراکت اور تجارت:

شراکت کا معاہدہ کسی خاص کاروبار تک محدود نہیں کیا گیا ہے بلکہ اس معاہدے کو صنعتی، زرعی، تعلیمی، درآمدات و برآمدات، خرید و فروخت ، تعمیراتی کاموں کے علاوہ بہت سے مقاصد کے لئے استعمال کیا جاسکتا ہے، اور پھر ہر کاروبار کے اصول و ضوابط کو وہاں پر مد نظر رکھنا ہوگا۔ اور شرکت عنان تمام تر تجارت کے لئے استعمال کیا جاسکتا ہے۔

علامہ کاسانی مزید یہ بھی لکھتے ہیں

وَلَا أَنْ يَكُونَ فِي عُمُومِ التِّجَارَاتِ بَلْ يَجُوزُ عَامًّا وهو أَنْ يَشْتَرِكَا فِي عُمُومِ التِّجَارَاتِ وَخَاصًّا[41]

ترجمہ: اور شراکت کا عقد نہ صرف عمومی تجارات میں کار آمد ہے۔ بلکہ ہر عام اور خاص تجارت میں شرکت کا عقد جائز اور مفید ہے۔

6-شرکت کے جدید احکامات

1-شرکت کا عقد اس وقت بھی (فی الحال) جائز ہوگا جب مال حقیقۃ ابھی تک دوسرے شریک کے مال کے ساتھ خلط ملط اور ملا ہوا نہ ہو۔

قال وتجوز الشركة وإن لم يخلطا المال[42]

ترجمہ: اور شرکت کا عقد جائز ہے اگرچہ (فی الحال یا صورۃ) مال ابھی خلط ملط نہ ہوا ہو۔

موجودہ دور میں اگر ایک آدمی کسی کمپنی کا شیئر خریدتا ہے وہ اس کمپنی کے شرکاء کے ساتھ شریک ہوجاتا ہے اگر چہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس شیئر خریدنے والے کا مال اور رقم شیئر خریدنے والے کمپنی کے مال کے ساتھ ابھی تک ملا ہوا نہ ہو ،وہ اس طور پر کہ جب شیئر خریدنے والا اپنا رقم اس شیئر خریدنے والے کمپنی کی اکاونٹ میں ڈالتا ہے تو اس وقت بینک اکاوئنٹ میں ڈالنے کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ وہ رقم جس کمپنی سے شیئر خریدا گیا ہے ،قانونا مل گئی اور اس کے مال کے ساتھ خلط ملط ہوا اور وہ اس کمپنی کا شراکت دار بنا لیکن حقیقۃ وہ رقم کسی اور جگہ ہوتی ہے ،کیونکہ بینک کے نظام میں ہر اکاونٹ ہولڈر کی رقم علیحدہ علیحدہ متعین طور پر نہیں رکھا جاتا۔ صرف حساب کتاب ہر ایک اکاونٹ ہولڈر کا علیحدہ علیحدہ رکھا جاتا ہے۔

2-ماڈرن شرکت یا تجارتی کمپنی جس کی شئیر کی خرید و فروخت ہوتی ہے ،وہ پر پیچول (ہمیشہ کے لئے) ہوتی ہے یعنی اس کمپنی کا ایک خاص وقت مقرر نہیں ہوتا ،اور شرعی لحاظ سے غیر محدود وقت کے لئے بھی شرکت جائز ہے۔

وَكَذَلِكَ إِنْ لم يُوَقِّتَا لِلشَّرِكَةِ وَقْتًا كان هذا جَائِزًا لِأَنَّهُمَا لَمَّا جَعَلَا ما يَشْتَرِيهِ كُلُّ وَاحِدٍ بَيْنَهُمَا دَلَّ على أنها شَرِكَةٌ وَلَيْسَتْ بِوَكَالَةٍ لِأَنَّ الْوَكَالَةَ لَا تَكُونُ من الْجَانِبَيْنِ عَادَةً وإذا كان شَرِكَةً فَالشَّرِكَةُ لَا تَحْتَاجُ إلَى التَّخْصِيصِ[43]

ترجمہ: اور اسی طرح اگر دونوں شرکاء نے شرکت کے لئے وقت مقرر نہیں کیا تو یہ بھی جائز ہے ۔کہ جب دونوں نے یہ ارادہ کیا کہ ایک دوسرے کے لئے اشیا خریدے تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ شرکت ہے اور وکالہ نہیں اور یہ اس لئے کہ شرکت تو جانبین سے ہوتی ہے اور وکالت جانبین سے نہیں ہوتی عام طور پر ،پس جب یہ شرکت ہوئی اور شرکت تخصیص کی محتاج نہیں ہوتی۔

3-کافر بھی ایک اسلامی اور غیر اسلامی تجارتی کمپنی کی شئیر خرید سکتا ہے، جیسا کہ صاحب ہدایہ کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ شرکت دو آزاد بالغ مسلمانوں اور یا دو ذمیوں مساوات کی وجہ سے شرکت جائز ہوتی ہے اور اسی طرح اگر ایک اہل کتاب ہو اور دوسرا

مجوسی ہو تو بھی شرکت (عنان) جائز ہے۔

صاحب ہدایہ کہتے ہیں

قال فتجوز بين الحرين الكبيرين مسلمين أو ذميين لتحقق التساوي وإن كان أحدهما كتابيا والآخر مجوسيا تجوز أيضا[44]

اور شرکت دو آزاد، بالغ مسلمانوں، یا ذمیونکے درمیان مساوات کے ثبوت کے ساتھ جائز ہے اور اسی طرح اگر ایک شریک کتابی ہو اور دوسرا مجوسی ہو تو بھی ان کے درمیان شرکت جائز ہے۔

4-شراکت صرف کاروباری اور تجارتی معاملات تک محدود نہیں بلکہ فلاحی کاموں کے لئے بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔ جیسے کہ عقد نہد ہے۔[45] جیسا کہ مولانا عبد الخالق رحمہ اللہ تعالیٰ غنیۃ القاری میں کہتے ہیں کہ

لان الشركة في النهد جائز اتفاقًا

ترجمہ: نہد کے ذریعے بھی شرکت متفقہ طور پرجائز ہے۔

عقد نہد کی وضاحت:

النهد اخراج القوم نفقاتهم على قدر عدد الرفقة[46]، وقيل هو اخراج الرفقاء النفقة في السفر و خلطها و يسمى بالمخارجة[47]

ترجمہ: عقد نہد یہ ہے کہ کسی قوم کا اپنے ساتھیوں کی بقدر اخراجات کے لئے خوراک جمع کرنا اور بعض نے کہا کہ اگر ساتھی سفر کے دوران خوراک کو جمع کرے اور خلط ملط کرے تب یہ عقد نہد ہوگا اور اس عمل کو مخارجہ بھی کہتے ہیں

5-غنیۃ القاری کے اس عبارت سے یہ مسئلہ ثابت ہوتا ہے کہ تجارتی کمپنی (Charity)فنڈ قائم کر سکتا ہے اور جب ایک تجارتی کمپنی صدقہ فنڈ قائم کرے تو تمام شرکاء اور شئیر ہولڈر سے صدقہ کا رقم اکٹھا کرسکتا ہے[48]

6-شراکت کے مال سے صدقہ بھی جائز ہے جب شرکاء نے اجازت دی ہو۔

مندرجہ بالا دونوں باتیں غنیۃ القاری کی اس عبارت سے معلوم ہوتی ہے

"من حيث ان رسول الله صلى الله عليه وسلم امر الخليطين في الغنم مثلا بالتراجع بينهما و هما شريكان فدل ذلك على ان كل شريكين في معناهما فاذا خلط الشريكان راس مالهما و الربح بينهما فمن انفق من مال الشركة اكثر مما انفقه صاحبه تراجعا عند القسمة بقدر ذلك."[49]

ترجمہ: جب حضورﷺ نے بکریوں کو ایک دوسرے کے ساتھ خلط ملط یعنی ملانے کا حکم دیا کہ دونوں اس کے طرف رجوع کرینگے اور اور دونوں اس میں شریک ہونگے تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ (جس مال خلط ملط ہوا ہے اور اس میں تمیز باقی نہ رہا،اس طرح دونوں شریک تصرف اور احکام کے لحاظ سے ایک دوسرے کے ساتھ شریک ہوئے اور اس میں تمیز باقی نہ رہی۔پس جب دونوں

شریکوں نے اپنے رآس مال کو ایک دوسرے کے ساتھ ملایا پس اگر کسی ایک شریک نے اس مشترکہ مال سے کچھ مال خرچ کیا تو دوسرا بھی اس مشترکہ مال کی طرف اس کے بقدر رجوع کر سکتا ہے۔

7-اگر شریک اپنی حصہ کے مطابق تصرف کریں تو مناسب قیمت یعنی مارکٹ ویلیو کے مطابق حساب کی جائے گی۔[50]

مارکیٹ ویلیو کا حکم غنیۃ القاری کی مندرجہ ذیل عبارت سے تفصیل سے معلوم ہوتا ہے۔

فعدل عشرة من الغنم ببعير اي سواها به و هذا بحسب القيمة يومئذٍ لأنه الغالب في قيمة الشياه و الابل[51] المعتدلة[52]

ترجمہ :پس دس بکریوں کو ایک اونٹ کے برابر قرار دیا اور یہ برابری اس زمانے کے قیمت کے لحاظ سے تھی اور غالب یہ کہ قیمت کے تقرر میں درمیانی لحاظ سے بکری اور اونٹ کا لحاظ رکھنا ہوگا

8-مارکیٹ ویلیو میں اس زمانے اور علاقے کا اعتبار ہوگا۔

و اما امر القسمة فالنظر فيه الى القيمة و القيمة في ذلك الزمان و المكان كذلك ثم عدل عشرًا من الغنم بجزور وحكمه الجواز يدل عليه الحديث[53]

ترجمہ :اور جہاں تقسیم کی بات ہے تو اس میں قیمت کا لحاظ رکھنا ہوگا اور پھر قیمت میں بھی اس علاقے اور زمانے کا لحاظ رکھنا ہوگا پھر دس بکریوں کو ایک اونٹ کے برابر قرار دیا۔ اور اس کا حکم جواز کا ہے جس پر حدیث دلالت کرتا ہے۔

9-تجارتی کمپنی شرکاء کے درمیان کسی چیز کی تقسیم کے لئے ان کے درمیان قرعہ ڈالنا جائز ہے

قرعہ ڈالنے کا جواز غنیۃ القاری کے مندرجہ ذیل عبارت سے معلوم ہوتا ہے

"باب هل يقرع في القسمة و الاستهام فيه54 اي اخذ السهم اي الحظ في القسمة، والقسمة بمعنى القسم و جواب هل محذوف تقديره نعم يقرع،[55]

ترجمہ :کیا تقسیم اور حصہ لینے کے لئے قرعہ ڈالنا جائز ہے ؟اس سوال کا جواب محذوف ہے جس کی تقدیر یہ ہے کہ جائز ہے

10-شرکاء کے درمیان حصوں اور فوائد کی تقسیم کے لئے قرعہ بھی ڈالنا جائز ہے۔مولانا عبدالخالق باجوڑی رحمہ اللہ غنیۃ القاری میں قرعہ کی اثبات مندرجہ ذیل الفاظ میں کی ہے۔

وفيه اثبات القرعة في السفينة اذا تشاحوا.[56]

11-زمین،پلاٹ،اور بلڈنگ میں شراکت

غنیۃ القاری میں مولانا عبدالخالق رحمہ اللہ تعالیٰ کے مندرجہ بالا تحقیق سے زمین یعنی پلاٹ اور بلڈنگ میں شراکت کی صورت اس طور پر ثابت ہوتی ہے کہ بلڈنگ بنانے والا آدمی یا گروپ زمین کے مالک سے زمین کا کچھ حصہ خرید لے اور زمین فروخت کرنے والا اس رقم کو بلڈنگ بنانے والے کی رقم کے ساتھ شریک کرے اسی طرح دونوں کی زمین اور بلڈنگ میں شراکت قائم ہوجائے گی

12-سیاحی اور غیر سیاحی سفر میں خوراک میں شراکت

غنیۃ القاری میں مولانا عبدالخالق رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ عقد نہد کے جواز احادیث مبارکہ کی روشنی میں ذکر کیا،جس سے یہ بات بھی معلوم ہوتی ہے کہ جس طرح عقد نہد کے ذریعے سفر کے دوران افراد اپنی اپنی خوراک جمع کر کے مشترکہ طور پر کھاتے ہیں اور ایک دوسرے اس سے کھانے کی اجازت بھی دیتے ہیں اگرچہ تمام شرکاء خوراک میں مختلف ہوتے ہیں لیکن پھر بھی جائز ہے۔اسی طرح سیاحی اور غیر سیاحی سفر میں تمام ساتھی رقم اکٹھا کر کے مشترکہ طور پر خوراک کی تیاری کرتے ہیں اور پھر اس سے مشترکہ طور پر کھاتے ہیں لہذا اس سے خوراک کمی بیشی کے ساتھ جائز ہے کیونکہ بعض کم خوراک کھاتے ہیں اور بعض زیادہ کھاتے ہیں لیکن سب ایک دوسرے کو اس دلالۃ اجازت دیتے ہیں۔

مندرجہ بالا مضمون پر غنیۃ القاری کی مندرجہ ذیل عبارت دلالت کرتا ہے

" لما لم یر المسلمون بالنهد باسًا ان یاکل هذا بعضًا و هذا بعضًا" ای کما لا یرون باسًا بالنهد الذي فيه التفاوة [57]

ترجمہ:اور مسلمان نہد کے عقد کے تقرر میں کوئی پرواہ نہیں کرتے تھے کہ کون کتنا کھاتے ہیں جیسا کہ نہد کے عقد کے تقرر میں تفاوت کا لحاظ کا پرواہ نہیں کرتے تھے۔

13-حج اور عمرہ کے دوران مشترکہ خوراک میں اشتراک

جس طرح عقد نہد کے ذریعے خوراک میں اشتراک جائز ہیں اسی طرح حج اور عمرہ کے سفر کے دوران اگر شرکاء گروپ کی شکل میں اجتماعی خوراک کا بندوبست کریں اور پھر وہ سب کمی بیشی کے ساتھ اکٹھے خوراک کرتے ہیں ،تو یہ بھی جائز ہے۔

جیسا کہ غنیۃ القاری میں مولانا عبد الخالق رحمہ اللہ تعالیٰ نے" **لما لم یر المسلمون بالنهد باسًا ان یاکل هذا بعضًا و هذا بعضًا"** کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں

لاجل عدم رؤية المسلمين بالنهد باسًا جوزوامجازفة الذهب بالفضة لاختلاف الجنس --- فكما ان مبنى النهد على الاباحة وان حصول التفاوت في الأكل[58]

ترجمہ :اور جب مسلمان نہد کے عقد میں اور اس میں فرق کے پرواہ نہیں کرتے تھے ،تو جنس کے اختلاف کی وجہ سے سونے اور چاندی کے اٹکل تبادلہ کو جائز قرار دیتے ہیں پس گویا نہد کا عقد کھانے میں اختلاف کے باوجود مباح قرار دیتے تھے۔

14-یتیم تجارتی کمپنی کی شئیر خرید سکتا ہے۔

شئیر خریدنا گویا کمپنی میں شرکت کرنا ہے اور یتیم کے لئے شرکت کرنا اور شریک بنانا جائز ہے۔یتیم تجارتی کمپنی کے شئیر خریدنے پر غنیۃ القاری کی مندرجہ ذیل عبارت دلالت کرتی ہے۔

شركة اليتيم و مخالطته في ماله جائزة اذا كان الشريك مصلحًا[59]

ترجمہ :یتیم کی شرکت اور (تجارتی مقصد کے لئے)اس کے مال کو اپنے مال سے ملانا جائز ہے،جب ملانے والا مصلح ہو۔

15-صرافوں اور منی ایکسچینز اور ہنڈی کا کروبار کرنے والوں کے درمیان شرکت

اگر سنہار سونے کا مشترکہ کاروبار کرنا چاہتے ہیں تو دو یا زیادہ سنہار سونے اکٹھا کرکے بھی شرکت کر سکتے ہیں

صراف اور منی ایکسچنج والے اگر مشترکہ کاروبار کرنا چاہے تو شرکاء ڈالرز،درہم ،دینار،روپے،یورو وغیرہ اکٹھا کرکے مشترکہ کاروبار کر سکتے ہیں۔

اگر کوئی ہنڈی کا کاروبار مشترکہ طور پر کرنا چاہتے ہیں تو وہ بھی مختلف رقوم اکٹھا کرکے ہنڈی کا کروبار مشترکہ طور پر کر سکتے ہیں۔

غنیۃ القاری کی مندرجہ ذیل عبارت سے یہ مسئلہ واضح ہوتا ہے۔

فحكم الاشتراك في الذهب و الفضة الجواز بالاتفاق بين العلماء بان يكون من كل واحد دراهم او دنانير و يخلطا المال حتى لا يتميز ثم يتصرف كل واحد جميعًا و يقيم كل واحد الآخر مقام نفسه فهذا لا خلاف فيه[60]، و اختلفوا فيما اذا كان لاحدهما دراهم و للآخر دنانير فعند مالك و الشافعي و الكوفيون الا الثوري لايجوز[61]، و اما الثوري فقد قال يجوز ان يجعل احدهما دنانير و الآخر دراهم فيخلطانها[62][63]

ترجمہ: اس پر علماء کا اتفاق ہے کہ سونے اور چاندی میں شرکت کرنا جائز ہے اور وہ اس طور پر کہ ہر ایک شریک کی طرف سے درہم اور دینار ہو،اور مال کو ایک دوسرے کو اس طرح شریک کرے کہ اس میں کوئی تمیز باقی نہ رہےاور پھر دونوں اس میں سے ہر ایک مشترکہ طور پر تصرف کرتے رہے اور ہر دوسرے کی طرف سے قائم مقام ہوجائے،پس اس طرح کی شرکت میں کسی کا اختلاف نہیں ہےاور اگر ایک کی طرف سے درہم اور دوسرے کی طرف سے دینار ہو اور دونوں شرکت کرنا چاہے تو ایسے شرکت کے بارے میں اختلاف ہے،تو امام مالک ،امام شافعی رحمھما اللہ تعالیٰ اور کوفیوں میں امام ثوی کے علاوہ تمام کے نزدیک اس قسم کی شرکت ناجائز ہے جبکہ امام ثوری رحمہ اللہ کے نزدیک جائز ہے،

17-زراعت اور زرعی کاموں میں شرکت

مولانا عبد الخالق رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی شرح میں زراعت اور زرعی کاموں میں شراکت پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں

"بابُ مشاركة الذمي و المشركين في المزارعة[64] اي باب حكم مشاركة الذمي و المشركين المسلم في المزارعة ---ولم يبين الحكم اكتفاءً بما في الحديث على عادته و الحكم ههنا الجواز-[65]

ترجمہ:ذمی اور مشرک کا مسلمان آدمی کے ساتھ زراعت میں شرکت کے بارے میں ----(مولانا عبدالحق رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے کی امام بخاری رحمہ اللہ نے باب قایم کیا اور اس طرح کی شرکت کا) حکم بیان نہیں کیا کیونکہ وہ اپنے عادت کے موافق حدیث میں مذکورہ بات پر ہی اکتفاء کرتے ہیں اور اس کا حکم جواز کا ہے۔

اس کے اس کلام سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ زمیندار اور زراعت سے وابستہ لوگ بھی مل کر مشترکہ طور پر زرعی کاموں کے ذریعے شرکت کر سکتے ہیں

18-نقدی اور غیر نقدی کے ذریعے شراکت کا انعقاد کا طریقہ

اگر ایک کے پاس نقد رقم ہو اور دوسرے کے پاس غیر نقد مثلا زمین ہو اور مشترکہ کاروبار کرنا چاہتے ہیں تو زمین کا کچھ حصہ نقد رقم رکھنے والے پر فروخت کرکے پھر دونوں نقد اور زمین کاروبار کے لئے اکٹھا کرکے مشترکہ کاروبار کر سکتے ہیں ،جیسے ایک کے پاس نقد رقم ہے اور دوسرے کے پاس زمین ہے اور دونوں مشترکہ سکول،کالج یا یونیورسٹی بنانا چاہتے ہیں تو زمین کا مالک زمین کا کچھ حصہ نقد رقم والے پر فروخت کرکے پھر دونوں وہ نقد رقم اور زمین اکٹھا کرکے مشترکہ سکول،کالج اور یونیورسٹی قائم کر سکتے ہیں۔

، و اما الشركة بالعروض فجوزه مالك و ابن ابي ليلى و منعه الثوري و الكوفيون و الشافعي و احمد و اسحاق و ابو ثور[66]، وقال الشافعي لا تجوز الشركة في كل ما يرجع في حال المفاضلة الى القيمة الا ان يبيع نصف عرضه بنصف عرض الآخر و يتقابضان[67]، [68]

ترجمہ: اور سامان کے ذریعے شرکت قائم کرنا تو امام مالک رحمہ للہ اور ابن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ اس طور پر شرکت کو جائز قرار دیتے ہیں جب کہ امام ثوری، کوفی حضرات ،امام شافعی ،امام احمد اسحاق اور ابو ثور رحمھم اللہ ناجائز قرار دیتے ہین اور امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہر وہ شرکت جس میں قیمت میں تفاضل ہو ،ناجائز ہے۔ ہاں یہ صورت جائز ہے کہ آدھا سامان دوسرے آدھے سامان کے عوض فروخت کریں اور دونوں اس پر قبضہ کریں۔

مندرجہ بالا عبارت سے یہ مسئلہ مذکورہ اس طور پر معلوم ہوتا ہے کہ آدھا سامان فروخت کریں تو اس آدمی کے پاس آدھا سامان ہوگا اور آدھی قیمت ہوگی اور دوسرے کے پاس بھی آدھا سامان اور آدھی قیمت یعنی نقدی ہوگی اسی طرح دونوں کے پاس نقدی اور غیر نقدی ہو گی اور دونوں اس طور پر دونوں شرکت قائم کر سکتے ہیں ۔

19-اسلامی بینک کو شراکت اور مشارکہ کے لئے درخواست دے سکتے ہیں

غنیۃ القاری میں مولانا عبدالخالق رحمہ اللہ تعالیٰ ایک حدیث سے مسائل مستنبطہ کے ذیل میں اس کی طرف اشارہ کرتے ہیں "وفيه طلب التجارة وسوال الشركة،"

ترجمہ:اور اس میں تجارت کی طلب اور شرکت کے لئے سوال کرنے یعنی درخواست دینے کے جواز معلوم ہوتا ہے۔

20-ثواب میں شرکت ،جیسے ہدایہ کے ذریعے شرکت

ثواب میں یا وہ اعمال جو غیر تجارتی اور مالی مفادات کے علاوہ ہے ان امور میں بھی شرکت کرنا بھی جائز ہے اس مضمون کی طرف

مولانا عبدالخالق غنیۃ القاری میں اس کی طرف اشارۃ کرتے ہیں جیسے

اي هذا باب حكم الاشتراك في الهدي و البدن ابتداء قبل ان يهدى و الحكم الجواز يعلم من الحديث[69]

ترجمہ :ہدیہ اور بدنہ میں ذبح اور قربانی سے پہلے ابتدائی طور پر شرکت کے بارے میں یہ باب ہے اور اس کا حکم جواز کا ہے جیسا کہ حدیث سے معلوم ہوتا ہے۔

اس مضمون کی تائید غنیۃ القاری کی مندرجہ ذیل عبارت سے بھی ہوتی ہے

و يحتمل ان يشركه في ثواب هدي واحد يكون بينهما كما ضحى رسول الله صلى الله عليه وسلم عنه وعن اهل بيته بكبش و عمن لم يضح من امته و اشركهم في ثوابه"[70]

ترجمہ :اور اس بات کا بھی احتمال رکھتا ہے کہ قربانی کے جانور کے ثواب میں دونوں شریک ہوں جیسا کہ حضورﷺ نے اپنے اور اپنے اہل و عیال کی طرف سے بھیڑ کی قربانی کی اور ان کی طرف سے بھی کہ امت میں سے جنھوں نے قربانی نہیں کی اور ان تمام کو ثواب میں شریک کیا۔

اس سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ ثواب میں بھی شرکت جائز ہے۔

خلاصہ بحث

مولانا عبد الخالق رحمہ اللہ تعالیٰ نے غنیۃ القاری میں قدیم و جدید حالات اور ضرویات کو مد نظر رکھ کر صحیح البخآری کے احادیث مبارکہ کی تشریح کی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ فقہی احکام کو مدلل انداز میں بیان کیا ہے،اور اس کے علاوہ کئی عربی شروحات کا خلاصہ سہل انداز میں بیان کیاہے اور اس انداز تحقیق کے ذریعے یہ تاثر دینے کی کوشش کی ہے کہ اسلام کا مذہب اور مسلک جس طرح قدیم زمانے کے مسائل حل کرنے کی بھرپور صلاحیت رکھتا تھا اسی طرح جدید زمانے کے کاروباری اور غیر کاروباری مسائل کے حل کرنے کی بھی بھرپور صلاحیت رکھتا ہے۔جدید زمانے کے ضروریات کی تکمیل کے لئے بینگ کا نظام ہو یا سٹاک ایکسچینج کا نظام ہو یا اس کے علاوہ کوئی اور کاروباری یا غیر کاروباری نظام ہو سب کے لئے اسلامی نظام میں مکمل رہنمائی موجود ہے—ترقی یافتہ،جدید ترین اور تیز ترین ٹیکنالوجی کے ذریعے چھوٹے اور بڑے کاروبار اور پروجیکٹ کی تکمیل کے لئے شرکت داری اور مشارکہ کے ذریعے اسلام ایک بہترین لائحہ عمل اور طریقہ کار پیش کرتا ہے۔اگر غنیۃ القاری کے دیگر ابواب اور فصول پر جدید معاملات کو مد نظر رکھتے ہوئے تحقیق اور تجزیہ کیا جائے تو جدید زمانے کے کئی جدید مسائل کے حل کے لئے بہترین شرعی رہنمائی ملی گی۔جس سے نہ صرف مذہب اسلام کی جدید اور وسعت اشکارا ہو گی بلکہ عوام اور خواص کے لئے خداوندی احکام پر عمل پیرا ہونے کی بہترین رہنمائی ملے گی۔

المصادر والمراجع

1-الحصكفي محمد بن علي بن محمد بن علي بن عبد الرحمن الحنفي المتوفى سنة 1088ھ الدر المختار الناشر دار الفكر سنة النشر 1386 مكان النشر بيروت

1- Alhaskafi,Muhammad bin Ali bin Muhammad bin Ali bin Abdurahman Alhanafi,Almutawafi,Sana 1088,Aldurlmukhtar,Alnashir,Biroot

2-الجوہری، أبو نصر إسماعيل بن حماد الجوهري الفارابي (المتوفى: 393ھ)،الصحاح تاج اللغة وصحاح العربية، الناشر: دار العلم للملايين – بيروت الطبعة: الرابعة 1407 هـ - 1987 م،

2-Aljuhari,Abu Nasar Ismail bin Hammad aljuhari Alfarabi,Almutawafa 393 hijri,Alsihah,Tajullughah wa sihahul Alarabia,Alnashir,Darul ilam Malaein,Biroot,labnan.

3-الأزهري ،تهذيب اللغة،باب رشک،مکتبہ شاملہ،

3-Alazhari,Tahzibulughah,Baburishk,Matabah Shamila.

4-الفيروزآبادي ،محمد بن يعقوب ،القاموس المحيط،فصل،الشين،مکتبہ شاملہ

4-Alfirooz Abadi,Muhammad bin yaqub,Alqamos,Almuheet,fasli sheen,maktabh shamila.

5- ابن نجيم الحنفي ، زين الدين ،البحر الرائق شرح كنز الدقائق ،الناشر دار المعرفة،مكان النشر بيروت

5-Ibn Nujaim ,alhanfi,Zaindeen,Albahruraiq sharh Kanzudqaiq.Alnashir Darulmarifah,Biroot

6-ابن الملقن، سراج الدين ابو حفص عمر بن علی بن احمد الشافعی المصری (ت804ھ)،التوضيح لشرح الجامع الصحيح ، الناشر: دار النوار دمشق ، سوريا، 1429ھ،

6-Ibnulmulaqin,sirajudeen,abuhafas Amar ibn Alibin Ahmad Alshafi almisri,almufawafa 804,altuzeeh aljamiusaheh,Darun noor,Damishq,sirya.

7-العینی، ابو محمد محمود بن احمد بن موسی بن احمد بن حسین الغیتابی الحنفی بدر الدين العینی (ت855ھ)،عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری الناشر:دار احياء التراث العربی، بیروت،

7-Alaini,Abu Muhammad Mahmood bin Ahmad bin musa bin Ahmad bin husain Algitabi,Alhanafi,badrudeen Alaeni,almutawafa,855,umdatul qari,sharha sahihul Bukhari,dar ahauturas,alarabi,Biroot.

8- المناوي، محمد عبد الرؤوف، التوقيف على مهمات التعاريف،باب شين،الناشر : دار الفكر المعاصر , دار الفكر بيروت , الطبعة الأولى ،

8-Almunawi,Muhammad Abdurawoof,Altuqeef ala muhimatu Tareef,Babu Sheen,Darulfikar Almasir,Darulfikir ,Biroot.

9- أبي الحسن علي بن أبي بكر بن عبد الجليل الرشداني المرغياني الهداية شرح بداية المبتدي،كتاب الشركة،الناشر المكتبة الإسلامية،

9-Abi Alhasan Ali bin Abi bakar bin Abduljalil alrushdani,almarghnani,alhidayah ,sharha bidayatumubtadi,kitabushirka,Almaktabatilislamia.

10-مولانا عبد الخالق،غنیۃ القاری شرح صحیح البخاری ،مخطوطہ

10-Mulana Abdulkhaliq,Ghunyatul alqari,sharha Sahihul,Bukhari,Makhtutah.

11- ابن نجيم الحنفي ، زين الدين ،البحر الرائق شرح كنز الدقائق ،الناشر دار المعرفة،مكان النشر بيروت

11-Ibn Nujaim Alhanafi,Zainnudeen,Albahruraiq sharha kanzudaqaiq,Alnashir,Darulmaaririfa,Biroot.

12- السرخسي المبسوط للسرخسي شمس الدين أبو بكر محمد بن أبي سهل الناشر: دار الفكر للطباعة والنشر والتوزيع، بيروت، لبنان الطبعة الأولى، 1421ھ 2000م،

12-Alsarkhasi,Almabsoot llsarkhasi,shamsudeen,Abubakar Muhammad bin Abi sahal ,darulfikar,litabati wanshri,watuzeea,biroot

13- السجستاني ،أبو داود سليمان بن الأشعث ،سنن أبي داود ،كتاب البيوع،باب الشركة، دار الكتاب العربي . بيروت

13-alsajistani,Abu dawood Asajistani,suliman bin Alashas,sunani abi dawood,Kitabul bueea,babushirka,Darulkutubul Arabi,Biroot.

14- أبي الحسن علي بن أبي بكر بن عبد الجليل الرشداني المرغياني الهداية شرح بداية المبتدي،كتاب الشركة،الناشر المكتبة الإسلامية،

14-Abi Alhasan ali bin Abi bakar bin Abduljalil alrushdani almarghinani,alhidaya sharha

bidatulmubtadi,kitabushirka,alnashir Almaktabatul Islamiya.

15-عثمانی،مفتی محمد تقی،اسلامی بینکاری کی بنیادیں ،مترجم ،مولانا زاھد ،مکتبۃ العارفی ،جامعہ امدادیہ ،فیصل آباد-

15-Usmani,mufti Muhammad Taqi,Islami bankari ki Bunyadain ,Mutarjim mulana Zahid,maktabatul Alarifi,Jamia imdadiya,FasilAbad.

16-الكاساني ، علاء الدين , سنة الوفاة 587 ،بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع ،الناشر دار الكتاب العربي ،سنة النشر 1982،مكان النشر بيروت

16-Akasani,Alaudein,Almutawafa 587,Badiuanaia fi tartibishaia.Alnashir ,DarulkutulArabi,sanatunashiri 1982 makananshri ,Biroot

17ابن منظور، محمد بن مكرم بن منظور الأفريقي المصري، لسان العرب، الطبعة الأولى ،الناشر : دار صادر – بيروت،

17-Ibn manzoor,Muhammmad ibn Mukaram bin manzoor Alafriqi, Almisri,lisanul Arab,Altabatul aula,Alnashir ,Darusadir,Birrot.

18-عثمانی،مفتی محمد تقی،اسلامی بینکاری کی بنیادیں ،مترجم ،مولانا زاھد ،مکتبۃ العارفی ،جامعہ امدادیہ ،فیصل آباد

18-Usmani,mufti Muhammad Taqi,Islami bankari ki Bunyadain ,Mutarjim mulana Zahid,maktabatul Alarifi,Jamia imdadiya,FasilAbad.

19-الجوهرة النيرة مصدر الكتاب : موقع الإسلام، مكتبة شاملة

19-Aljuharatuniriyah,masdsrul kitab,Muqiul islam,Maktabtushamila.

20- النسفي أبو البركات عبد الله بن أحمد بن محمود حافظ الدين (المتوفى: 710هـ) كنز الدقائق المحقق: أ. د. سائد بكداش الناشر: دار البشائر الإسلامية، دار السراج الطبعة: الأولى، 1432هـ - 2011م

20-Alnasafi,Abu barakat,Abdullah ibn Ahmadbin Mahmood Hafizdeen almutawafa 710,kanzudaqiq almuhaqiq said baqdash,Alnashir Darul bashairalislamiya ,darusiraj,Atabatulaula 2011.

21- الحصكفي محمد بن علي بن محمد بن علي بن عبد الرحمن الحنفي المتوفى سنة 1088هـ الدر المختار الناشر دار الفكر سنة النشر 1386 مكان النشر بيروت

21-Alhaskafi,Muhammad bin Ali bin Muhammad bin Ali bin Abdurahman Alhanafi,Almutawafi,Sana 1088,Aldulmukhtar,Alnashir Darulfikar,santunshar,1386,makannshar,Biroot

22- الكرمانی، محمد بن يوسف بن علي بن سعيد، شمس الدين الكرماني (ت786هـ)، الكواكب الدراري في شرح صحيح البخاري، الناشر: دار احياء التراث العربی، بیروت، 1356ھ،

22-Alkirmani,Muhammad bin yusaf bin ali bin saeed,shamsudeen alkirmani almutawafs 786,alkaukab Aldurari fi sharhilbukhari,Alnashir Dar Ahyaturas Alarabi, **B**irrot.

---

[1]- الدر المختار الناشر دار الفكر سنة النشر 1386 مكان النشر بيروت ج4ص298

[2]- الجوہری، أبو نصر إسماعيل بن حماد الجوهري الفارابي (المتوفى: 393هـ)،الصحاح تاج اللغة وصحاح العربية، الناشر: دار العلم للملايين - بيروت الطبعة: الرابعة 1407 هـ - 1987 م، 1593/4

[3] الأزهري ،تہذیب اللغة،باب رشک،مکتبہ شاملہ،ج3ص316

[4]- ابن منظور، محمد بن مكرم بن منظور الأفريقي المصري، لسان العرب،باب شرک ،ج10ص 448

[5] -الفیروزآبادي ،محمد بن يعقوب ،القاموس المحيط،فصل،الشين،مکتبہ شاملہ،ج1ص1220

[6] - ابن نجيم الحنفي ، زين الدين ،البحر الرائق شرح كنز الدقائق ،الناشر دار المعرفة،مكان النشر بيروت ج5 ص179

[7] - ابن الملقن، سراج الدین ابو حفص عمر بن علی بن احمد الشافعی المصری (ت804ھ)،التوضیح لشرح الجامع الصحیح ، الناشر: دار النوار دمشق ، سوریا، 1429ھ، 47/16، العینی، ابو محمد محمود بن احمد بن موسی بن احمد بن حسین الغیتابی الحنفی بدر الدین العینی (ت855ھ)،عمدۃ القاری شرح

صحيح البخارى الناشر:دار احياء التراث العربى، بيروت، س ن، 40/13

[8] - الدر المختار الناشر دار الفكر سنة النشر 1386 مكان النشر بيروت ج4ص299

[9] - المناوي، محمد عبد الرؤوف، التوقيف على مهمات التعاريف،باب شين،الناشر : دار الفكر المعاصر , دار الفكر - بيروت , دمشق الطبعة الأولى ، ج1ص429

[10]- ابن نجيم الحنفي ، زين الدين ،البحر الرائق شرح كنز الدقائق ،الناشر دار المعرفة،مكان النشر بيروت ج5 ص179

[11] - أبي الحسن علي بن أبي بكر بن عبد الجليل الرشداني المرغيناني الهداية شرح بداية المبتدي،كتاب الشركة،الناشر المكتبة الإسلامية،ج3ص3

[12]- مولانا عبد الخالق،غنیۃ القاری شرح صحیح البخاری، مخطوطہ، ص 237

[13]- ابن نجيم الحنفي ، زين الدين ،البحر الرائق شرح كنز الدقائق ،الناشر دار المعرفة،مكان النشر بيروت ج5 ص179

[14]- السرخسي المبسوط للسرخسي شمس الدين أبو بكر محمد بن أبي سهل الناشر: دار الفكر للطباعة والنشر والتوزيع، بيروت، لبنان الطبعة الأولى، 1421هـ 2000م،ج11ص 275۔

[15]- السجستاني ،أبو داود سليمان بن الأشعث ،سنن أبي داود ،كتاب البيوع،باب الشركة، دار الكتاب العربي ۔ بيروت ج3 ص264،حديث نمبر 3385

[16]- الكاساني ،علاء الدين ،سنة الولادة / سنة الوفاة 587،بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع ،الناشر دار الكتاب العربي سنة النشر 1982 ،مكان النشر، بيروت ،ج6 ص60

[17]- الكاساني ،علاء الدين ،سنة الولادة / سنة الوفاة 587،بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع ،الناشر دار الكتاب العربي سنة النشر 1982 ،مكان النشر، بيروت ،ج6 ص59

[18]- لكاساني ،علاء الدين ،سنة الولادة / سنة الوفاة 587،بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع ،الناشر دار الكتاب العربي سنة النشر 1982 ،مكان النشر، بيروت ،ج6 ص60

[19]-- أبي الحسن علي بن أبي بكر بن عبد الجليل الرشداني المرغيناني الهداية شرح بداية المبتدي،كتاب الشركة،الناشر المكتبة الإسلامية،ج3ص3

[20]- عثمانی، مفتی محمد تقی،اسلامی بینکاری کی بنیادیں، مترجم، مولانا زاہد، مکتبۃ العارفی، جامعہ امدادیہ، فیصل آباد۔ ص 30

[21]- ابن نجيم الحنفي ، زين الدين ،البحر الرائق شرح كنز الدقائق ،الناشر دار المعرفة،مكان النشر بيروت ج5 ص180

[22]- الكاساني ، علاء الدين سنة الولادة / سنة الوفاة 587 ،بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع ،الناشر دار الكتاب العربي ،سنة النشر 1982 ،مكان النشر بيروت ج6ص56

[23]الازھری، کتاب اللغۃ، باب عن، مکتبہ شاملہ، ج 1 ص 20

[24]- ایضا

[25]- ابن منظور، محمد بن مكرم بن منظور الأفريقي المصري، لسان العرب، الطبعة الأولى ،الناشر : دار صادر – بيروت،ج7ص210

[26]- أبي الحسن علي بن أبي بكر بن عبد الجليل الرشداني المرغيناني الهداية شرح بداية المبتدي،كتاب الشركة،الناشر المكتبة الإسلامية،ج3ص3

[27] - أبي الحسن علي بن أبي بكر بن عبد الجليل الرشداني المرغيناني الهداية شرح بداية المبتدي،كتاب الشركة3،الناشر المكتبة الإسلامية،ج3ص4

[28]أبي الحسن علي بن أبي بكر بن عبد الجليل الرشداني المرغيناني الهداية شرح بداية المبتدي،كتاب الشركة،الناشر المكتبة الإسلامية،ج3ص4

[29]-- عثمانی، مفتی محمد تقی،اسلامی بینکاری کی بنیادیں، مترجم، مولانا زاہد، مکتبۃ العارفی، جامعہ امدادیہ، فیصل آباد۔ ص 30

[30] - الجوهرة النيرة مصدر الكتاب : موقع الإسلام، مكتبة شاملة،ج3 ص115

[31]- الكاساني ،علاء الدين ،سنة الولادة / سنة الوفاة 587،بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع ،الناشر دار الكتاب العربي سنة النشر 1982 ،مكان النشر، بيروت ،ج6 ص59

32- الكاساني ،علاء الدين ،سنة الولادة / سنة الوفاة 587،بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع ،الناشر دار الكتاب العربي سنة النشر 1982 ،مكان النشر، بيروت ،ج6 ص59

33- الكاساني ،علاء الدين ،سنة الولادة / سنة الوفاة 587،بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع ،الناشر دار الكتاب العربي سنة النشر 1982 ،مكان النشر، بيروت ،ج6 ص59

34- النسفي أبو البركات عبد الله بن أحمد بن محمود حافظ الدين (المتوفى: 710هـ) كنز الدقائق المحقق: أ. د. سائد بكداش الناشر: دار البشائر الإسلامية، دار السراج الطبعة: الأولى، 1432هـ - 2011م ج1ص 399

35- الكاساني ،علاء الدين ،سنة الولادة / سنة الوفاة 587،بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع ،الناشر دار الكتاب العربي سنة النشر 1982 ،مكان النشر، بيروت ،ج6 ص62

36- الكاساني ،علاء الدين ،سنة الولادة / سنة الوفاة 587،بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع ،الناشر دار الكتاب العربي سنة النشر 1982 ،مكان النشر، بيروت ،ج6 ص68

37- الكاساني ،علاء الدين ،سنة الولادة / سنة الوفاة 587،بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع ،الناشر دار الكتاب العربي سنة النشر 1982 ،مكان النشر، بيروت ،ج6 ص59

38- الحصكفي محمد بن علي بن محمد بن علي بن عبد الرحمن الحنفي المتوفى سنة 1088هـ الدر المختار الناشر دار الفكر سنة النشر 1386 مكان النشر بيروت ج4 ص 318

39- الكاساني ،علاء الدين ،سنة الولادة / سنة الوفاة 587،بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع ،الناشر دار الكتاب العربي سنة النشر 1982 ،مكان النشر، بيروت ،ج6 ص57

40- الكاساني ،علاء الدين ،سنة الولادة / سنة الوفاة 587،بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع ،الناشر دار الكتاب العربي سنة النشر 1982 ،مكان النشر، بيروت ،ج6 ص78

41- الكاساني ،علاء الدين ،سنة الولادة / سنة الوفاة 587،بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع ،الناشر دار الكتاب العربي سنة النشر 1982 ،مكان النشر، بيروت ،ج6 ص59

42أبي الحسن علي بن أبي بكر بن عبد الجليل الرشداني المرغياني الهداية شرح بداية المبتدي،كتاب الشركة،ج3ص9 ،الناشر المكتبة الإسلامية

43- الكاساني ، علاء الدين سنة الولادة / سنة الوفاة 587 ،بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع ،الناشر دار الكتاب العربي ،سنة النشر 1982 ،مكان النشر بيروت ج6ص57

44- المرغياني أبي الحسن علي بن أبي بكر بن عبد الجليل الرشداني سنة الولادة 511هـ/ سنة الوفاة 593هـ الهداية شرح بداية المبتدي الناشر المكتبة الإسلامية ج3 ص 4

45- مولانا عبدالخالق باجوڑی،غنیۃ القاری شرح صحیح البخاری،ص 237، مخطوطہ

46الازہری، محمد بن أحمد بن الأزهري الهروي، أبو منصور(ت370ھ)، تہذیب اللغة، الناشر: دار احياء التراث العربى، بيروت، 2001ء، 117/6

47- الكرمانى، محمد بن يوسف بن علي بن سعيد، شمس الدين الكرماني (ت786ھ)، الكواكب الدراري في شرح صحيح البخاري، الناشر: دار احياء التراث العربى، بيروت، 1356ھ، 50/11، عمدة القارى شرح صحيح البخارى، أبو محمد محمود بن أحمد بن موسى بن أحمد بن حسين الغيتابى الحنفى بدر الدين العينى(ت855ھ)، الناشر: دار احياء التراث العربى، بيروت، 40/13

[48]- مولانا عبد الخالق، غنیۃ القاری شرح صحیح البخاری، ص 238، مخطوطہ

[49]- ایضا مولانا عبد الخالق، غنیۃ القاری شرح صحیح البخاری، ص 238، مخطوطہ۔

[50]- ایضا

[51]فَطَلَبُوهُ، فَأَعْيَاهُمْ وَكَانَ فِي القَوْمِ خَيْلٌ يَسِيرَةٌ، فَأَهْوَى رَجُلٌ مِنْهُمْ بِسَهْمٍ، فَحَبَسَهُ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ لِهَذِهِ البَهَائِمِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الوَحْشِ، فَمَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا فَاصْنَعُوا بِهِ هَكَذَا»، فَقَالَ جَدِّي: إِنَّا نَرْجُو - أَوْ نَخَافُ - العَدُوَّ غَدًا، وَلَيْسَتْ مَعَنَا مُدًى، أَفَنَذْبَحُ بِالقَصَبِ؟ قَالَ: " مَا أَنْهَرَ الدَّمَ، وَذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ فَكُلُوهُ، لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ، وَسَأُحَدِّثُكُمْ عَنْ ذَلِكَ: أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ، وَأَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الحَبَشَةِ

[52]- ایضا۔

[53]- ایضا 243

[54]بَابٌ: هَلْ يُقْرَعُ فِي القِسْمَةِ وَالِاسْتِهَامِ فِيهِ
2493 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ، قَالَ: سَمِعْتُ عَامِرًا، يَقُولُ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " مَثَلُ القَائِمِ عَلَى حُدُودِ اللَّهِ وَالوَاقِعِ فِيهَا، كَمَثَلِ قَوْمٍ اسْتَهَمُوا عَلَى سَفِينَةٍ، فَأَصَابَ بَعْضُهُمْ أَعْلاَهَا وَبَعْضُهُمْ أَسْفَلَهَا، فَكَانَ الَّذِينَ فِي أَسْفَلِهَا إِذَا اسْتَقَوْا مِنَ المَاءِ مَرُّوا عَلَى مَنْ فَوْقَهُمْ، فَقَالُوا: لَوْ أَنَّا خَرَقْنَا فِي نَصِيبِنَا خَرْقًا وَلَمْ نُؤْذِ مَنْ فَوْقَنَا، فَإِنْ يَتْرُكُوهُمْ وَمَا أَرَادُوا هَلَكُوا جَمِيعًا، وَإِنْ أَخَذُوا عَلَى أَيْدِيهِمْ نَجَوْا، وَنَجَوْا جَمِيعًا "

[55]- ایضا، 240

[56]- مولانا عبد الخالق، غنیۃ القاری شرح صحیح البخاری، ص 240، مخطوطہ

[57]- ایضا، ص 238

[58]- مولانا عبد الخالق، غنیۃ القاری شرح صحیح البخاری، ص 238، مخطوطہ

[59]- ایضا، ص 240،

[60]ابن المنذر، أبو بكر محمد بن إبراهيم بن المنذر النيسابوري(المتوفى: 319هـ)، الاقناع، الناشر: بدون، الطبعة الاولى، 1408هـ، 268/1، ابن بطال، شرح صحيح البخارى، 18/7، ابن القطان، على بن محمد بن عبد الملك الكتامى الفاسى(المتوفى: 628هـ)، الاقناع فى مسائل الاجماع، الناشر: الفاروق الحديثة للطباعة والنشر الطبعة: الأولى، 1424/ 2004 ، 181/2،

[61](ابن المنذر، الاقناع، 268/1، الطحاوى، أبو جعفر أحمد بن محمد بن سلامة بن عبد الملك بن سلمة الأزدي الحجري المصري المعروف بالطحاوي(المتوفى: 321هـ)، مختصر اختلاف العلماء، الناشر: دار البشائر الاسلامية، بيروت، الطبعة الثانية، 1417هـ، 5/4، القدورى، التجريد، 3044/6، السمر قندى، علاء الدين، محمد بن أحمد بن أبي أحمد، أبو بكر علاء الدين السمرقندي (الموفى: 540هـ)، تحفة الفقهاء، الناشر: دار الكتب العلمية، بيروت، لبنان، الطبعة الثانية، 1414هـ/1994م، 6/3، النووى شرح المهذب، 69/14

[62]الطحاوى، مختصر اختلاف العلماء، 5/4

[63] ایضا 241

[64] بَابُ مُشَارَكَةِ الذِّمِّيِّ وَالمُشْرِكِينَ فِي المُزَارَعَةِ

2499 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: «أَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ اليَهُودَ، أَنْ يَعْمَلُوهَا وَيَزْرَعُوهَا وَلَهُمْ شَطْرُ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا»

[65] مولانا عبدالخالق، غنیۃ القاری شرح صحیح البخاری، ص 240، مخطوطہ۔

[66] الاصبحی، المدونة، 606/3، ابن المنذر، الاشراف، 174/6

[67] إسماعيل بن يحيى بن إسماعيل، أبو إبراهيم المزني (المتوفى: 264ھ)، مختصر المزنى، الناشر: دار المعرفة، بيروت، سنة النشر، 1410ھ/1990م، ص 207

[68] -ایضا 242

[69] -مولانا عبدالخالق باجوڑی، غنیۃ القاری شرح صحیح البخاری، ص 243، مخطوطہ

[70] -ایضا 243

References

1. Al-Durr Al-Mukhtar Publisher Dar Al-Fikr Year of Publication 1386 Place of Publication Beirut C4P298
2. Al-Juhari, Abu Nasr Ismail bin Hammad Al-Gohari Al-Farabi (deceased: 393 AH), Al-Sahih Taj Al-Lughah and Sahih Al-Arabiya, Publisher: Dar Al-Ilm Lil-Malayan - Beirut Fourth Edition: 1407 AH - 1987 AD, 4/1593
3. Al-Azhari, language refinement, Bab Rashak, comprehensive library, vol. 3, p. 316
4. Ibn Manzur, Muhammad bin Makram bin Manzoor the Egyptian African, Lisan al-Arab, Bab Sharak, vol. 10, p. 448
5. Al-Firouzabadi, Muhammad ibn Yaqoub, Al-Muheet Dictionary, chapter, Al-Shin, comprehensive library, vol. 1, p. 1220
6. Ibn Najim Al-Hanafi - Zain Al-Din - The Clear Sea - Explanation of the Treasure of Minutes - Publisher - Dar Al-Maarifa - Place of Publication Beirut Part 5 - p. 179
7. Ibn al-Mulkan, Siraj-ud-Din Abu Hafs 'Umar b. 'Ali b. Ahmad al-Shafi'i al-Misri (d. 804 AH), Al-Tawdhih al-Sharh al-Jami al-Sahih, al-Nashr: Dar al-Anwar Damascus, Sura, 1429 AH, 16/47, Al-Aini, Abu Muhammad Mahmud bin Ahmad bin Musa bin Ahmad bin Husayn al-Ghitabi al-Hanafi Badr al-Din al-Aini (d. 855 AH), Ummatul Qari Sharh Sahih al-Bukhari, Dar-ul-Ahya al-Tarath al-Arabi, Dar-ul-Ahya al-Tarath, Beirut
8. Al-Durr Al-Mukhtar Publisher Dar Al-Fikr Year of Publication 1386 Place of Publication Beirut C4P299
9. Al-Manawi, Muhammad Abdul Raouf, Arrest on the tasks of definitions, Bab Shain, Publisher: Dar Al-Fikr Al-Muasir, Dar Al-Fikr - Beirut, Damascus First Edition, vol. 1, p. 429
10. Ibn Najim Al-Hanafi - Zain Al-Din - The Clear Sea - Explanation of the Treasure of Minutes - Publisher - Dar Al-Maarifa - Place of Publication Beirut Part 5 - p. 179
11. Abi Alhassan Ali Bin Abi Bakr Bin Abdul Jalil Alrashdani Almarghyani Al-Hidaya Explanation of the beginning of the beginner - the book of the company - the publisher - the Islamic Library - part 3 p 3

12. Maulana Abdul Khaliq, Ghaniat-ul-Qari Sharh Sahih al-Bukhari, Manuscript, p. 237
13. Ibn Najim Al-Hanafi - Zain Al-Din - The Clear Sea - Explanation of the Treasure of Minutes - Publisher - Dar Al-Maarifa - Place of Publication Beirut Part 5 - p. 179
14. Al-Sarkhsi Al-Mabsoot by Al-Sarkhsi Shams Al-Din Abu Bakr Muhammad bin Abi Sahl Publisher: Dar Al-Fikr for Printing, Publishing and Distribution, Beirut, Lebanon, First Edition, 1421 AH 2000 AD, vol. 11, p. 275.
15. Al-Sijistani, Abu Dawood Suleiman bin Al-Ash'ath, Sunan Abi Dawood, Kitab Al-Bai'u', Bab Al-Sharka, Dar Al-Kitab Al-Arabi, Beirut, Part 3, p. 264, Hadith No. 3385
16. Al-Kasani, Alaa Al-Din, year of birth / year of death 587, Bada'i Al-Sanayeh in the order of laws, publisher Dar Al-Kitab Al-Arabi, year of publication 1982, place of publication, Beirut , vol. 6, p. 60
17. Al-Kasani, Aladdin, year of birth / year of death 587, Bada'i Al-Sanayeh in the order of laws, publisher Dar Al-Kitab Al-Arabi, year of publication 1982, place of publication, Beirut , vol. 6, p. 59
18. For Kasani, Alaa Al-Din, year of birth / year of death 587, Bada'i al-Sanayeh fi Arranging the Laws, publisher Dar al-Kitab al-Arabi, year of publication 1982, place of publication, Beirut , vol. 6, p. 60
19. Abi Alhassan Ali Bin Abi Bakr Bin Abdul Jalil Alrashdani Almarghyani Al-Hidaya Explanation of the beginning of the beginner - the book of the company - the publisher - the Islamic Library - part 3 p 3
20. Usmani, Mufti Muhammad Taqi, Foundations of Islamic Banking, Translator, Maulana Zahid, Maktabat-ul-Arifi, Jamia Imdadiya, Faisalabad. P. 30
21. Ibn Najim Al-Hanafi - Zain Al-Din - The Clear Sea - Explanation of the Treasure of Minutes - Publisher - Dar Al-Maarifa - Place of Publication Beirut Part 5 - p. 180
22. Al-Kasani, Alaa Al-Din, year of birth / year of death 587, Bada'i Al-Sanayeh in the order of laws, publisher Dar Al-Kitab Al-Arabi, year of publication 1982, place of publication Beirut, vol. 6, p. 56
23. Al-Azhari, Kitab al-Lagha, Bab an, Maktaba Shamla, vol. 1, p. 20
24. Ibid.
25. Ibn Manzur, Muhammad bin Makram bin Manzoor African Egyptian, Lisan Al Arab, first edition, publisher: Dar Sader - Beirut, vol. 7, p. 210
26. Abi Alhassan Ali Bin Abi Bakr Bin Abdul Jalil Alrashdani Almarghyani Al-Hidaya Explanation of the beginning of the beginner - the book of the company - the publisher - the Islamic Library - part 3 p 3
27. Abi Alhassan Ali Bin Abi Bakr Bin Abdul jalil Alrashdani Al-Marghyani Al-Hidaya Explanation of the beginning of Al-Mubtadi - Book of the Company 3 - Publisher Islamic Library - Part 3 p. 4
28. Abi Alhassan Ali Bin Abi Bakr Bin Abdul Jalil Al-Rashdani Al-Marghyani Al-Hidaya Explanation of the beginning of Al-Mubtadi - the book of the company - the publisher - the Islamic Library - part 3 p 4
29. Usmani, Mufti Muhammad Taqi, Foundations of Islamic Banking, Translator, Maulana Zahid, Maktabat-ul-Arifi, Jamia Imdadiya, Faisalabad. P. 30
30. The bright jewel is the source of the book: Islam website, comprehensive library, part 3, p. 115
31. Al-Kasani, Aladdin, year of birth / year of death 587, Bada'i Al-Sanayeh in the order of laws, publisher Dar Al-Kitab Al-Arabi, year of publication 1982, place of publication, Beirut , vol. 6, p. 59
32. Al-Kasani, Aladdin, year of birth / year of death 587, Bada'i Al-Sanayeh in the order of laws, publisher Dar Al-Kitab Al-Arabi, year of publication 1982, place of publication, Beirut , vol. 6, p. 59

33. Al-Kasani, Aladdin, year of birth / year of death 587, Bada'i Al-Sanayeh in the order of laws, publisher Dar Al-Kitab Al-Arabi, year of publication 1982, place of publication, Beirut , vol. 6, p. 59
34. Al-Nasafi Abu Al-Barakat Abdullah bin Ahmed bin Mahmoud Hafez Al-Din (deceased: 710 AH) Treasure of minutes Investigator: Prof. Dr. Saed Bakdash Publisher: Dar Al-Bashaer Al-Islamiyya, Dar Al-Sarraj Edition: First - 1432 AH - 2011 AD Part 1 - p. 399
35. Al-Kasani, Aladdin, year of birth / year of death 587, Bada'i al-Sanayeh fi Arranging the Laws, publisher Dar al-Kitab al-Arabi, year of publication 1982, place of publication, Beirut , vol. 6, p. 62
36. Al-Kasani, Alaa Al-Din, year of birth / year of death 587, Bada'i Al-Sanayeh in the order of laws, publisher Dar Al-Kitab Al-Arabi, year of publication 1982, place of publication, Beirut , vol. 6, p. 68
37. Al-Kasani, Aladdin, year of birth / year of death 587, Bada'i Al-Sanayeh in the order of laws, publisher Dar Al-Kitab Al-Arabi, year of publication 1982, place of publication, Beirut , vol. 6, p. 59
38. Al-Hasakfi Muhammad bin Ali bin Muhammad bin Ali bin Abdul Rahman Al-Hanafi - who died in 1088 AH Al-Durr Al-Mukhtar - publisher - Dar Al-Fikr - year of publication - 1386 Place of publication Beirut - part 4 - p. 318
39. Al-Kasani, Alaa Al-Din, year of birth / year of death 587, Bada'i Al-Sanayeh in the order of laws, publisher Dar Al-Kitab Al-Arabi, year of publication 1982, place of publication, Beirut , vol. 6, p. 57
40. Al-Kasani, Aladdin, year of birth / year of death 587, Bada'i al-Sana'i' fi Arranging the Laws, publisher Dar al-Kitab al-Arabi, year of publication 1982, place of publication, Beirut , vol. 6, p. 78
41. Al-Kasani, Aladdin, year of birth / year of death 587, Bada'i Al-Sanayeh in the order of laws, publisher Dar Al-Kitab Al-Arabi, year of publication 1982, place of publication, Beirut , vol. 6, p. 59
42. Abi Alhassan Ali Bin Abi Bakr Bin Abdul Jalil Alrashdani Al-Marghyani Al-Hidaya Explanation of the beginning of Al-Mubtadi - the book of the company - part 3 p 9 - publisher - Islamic Library
43. Al-Kasani, Aladdin Year of birth / year of death 587 - Badaa'i al-Sana'i' fi Arranging the Laws - Publisher Dar al-Kitab al-Arabi - year of publication 1982 - place of publication Beirut - vol. 6 p.57
44. Al-Marghyani Abi Al-Hassan Ali bin Abi Bakr bin Abdul Jalil Al-Rashdani Year of birth 511 AH / year of death 593 AH Guidance Explanation of the beginning of the beginner Publisher Islamic Library Part 3 p. 4
45. Maulana Abdul Khaliq Bajori, Ghaniat-ul-Qari Sharh Sahih al-Bukhari, p. 237, Manuscript
46. Al-Azhari, Muhammad ibn Ahmad ibn al-Azhari al-Harawi, Abu Mansur (d. 370 AH), Taheeb al-Laghi, Publisher: Dar Revival of Arab Heritage, Beirut, 2001, 6/117
47. Al-Karmani, Muhammad ibn Yusuf ibn Ali ibn Sa'id, Shams al-Din al-Kirmani (d. 786 AH), Al-Kawakib al-Darari fi Sharh Sahih al-Bukhari, Publisher: Dar Revival of Arab Heritage, Beirut, 1356 AH, 11/50, 'Amdat al-Qari Sharh Sahih al-Bukhari, Abu Muhammad Mahmoud bin Ahmed bin Musa bin Ahmed bin Hussein al-Ghaitabi al-Hanafi Badr al-Din al-'Aini (d. 855 AH), Publisher: Dar Revival of Arab Heritage, Beirut, 13/40
48. Maulana Abdul Khaliq, Ghaniat-ul-Qari Sharh Sahih al-Bukhari, p. 238, Manuscript
49. Maulana Abdul Khaliq, Ghaniat al-Qari Sharh Sahih al-Bukhari, p. 238.
50. Ibid.

51. So they asked for him, and he gave them away, and there were horses in the people, and a man of them fell with an arrow, and God locked him up and then said: "These beasts have eternity like the beast's slaves, so what overcomes you from them, so do this to him," and my grandfather said: We hope - or fear - the enemy tomorrow, and we do not have a range, shall we slaughter with reeds? He said: "What rivers of blood, and mention the name of Allah on him, eat it, not the tooth and the nail, and I will tell you about that: but the tooth is bone, but the nail is the extent of Abyssinia.
52. Ibid.
53. Ibid.243
54. Bab: Does it knock in division and inspiration in it?
    2493 - Abu Na'im told us, Zakariya told us: I heard 'Aamir say: I heard al-Nu'man ibn Bashir (may Allah be pleased with him) from the Prophet (peace and blessings of Allaah be upon him) who said: "Like the one who is based on the borders of Allah and the reality in them, like some people who rode on a ship, and some of them hit the top of it and some of them below it. We have violated our share in violation and have not harmed those above us, if they leave them and what they want they will all perish, and if they are taken by their hands, they will be saved, and they will all be saved."
55. Ibid., 240
56. Maulana Abdul Khaliq, Ghaniat-ul-Qari Sharh Sahih al-Bukhari, p. 240, Manuscript
57. Ibid. p. 238
58. Maulana Abdul Khaliq, Ghaniat-ul-Qari Sharh Sahih al-Bukhari, p. 238, Manuscript
59. Ibid., p. 240,
60. Ibn al-Mundhir, Abu Bakr Muhammad ibn Ibrahim ibn al-Mundhir al-Nisaburi (deceased: 319 AH), persuasion, publisher: Bidoun, first edition, 1408 AH, 1/268, Ibn Battal, Sharh Sahih al-Bukhari, 7/18, Ibn al-Qattan, Ali bin Muhammad bin Abd al-Malik al-Katami al-Fassi (deceased: 628 AH), Persuasion in matters of consensus, publisher: Al-Faruq Modern Printing and Publishing Edition: First, 1424/2004, 2/181,
    (Ibn al-Mundhir, al-Iqaa', 1/268, al-Tahawi, Abu Ja'far Ahmad ibn Muhammad ibn Salama ibn Abd al-Malik ibn Salamah ibn Salamah al-Azdi al-Hajri al-Masri known as al-Tahawy (deceased: 321 AH), Mukhtasar al-Akhlaq al-Ulama (The Difference of Scholars), Publisher: Dar al-Bashaer al-Islami, Beirut, second edition, 1417 AH, 4/5, al-Qudduri, al-Tajrid, 6/3044, al-Samar Qandi, Alaa al-Din, Muhammad ibn Ahmad ibn Abi Ahmad, Abu Bakr Alaa al-Din al-Samarqandi (Deceased: 540 AH), Tuhfa al-Fiqha, Publisher: Dar al-Kutub al-Ilmiyya, Beirut, Lebanon, second edition, 1414 AH / 1994 AD, 3/6, al-Nawawi Sharh al-Mahdheb, 14/69
61. Al-Tahawi, Summary of the Difference of Scholars, 4/5
62. Ibid, 241
63. The chapter on the participation of the dhimmi and the polytheists in the farm
64. 2499 - Musa ibn Isma'il told us, Juwayriyyah ibn Asma' narrated to us, from Nafi', from 'Abdullah (may Allah be pleased with him), who said: "The Messenger of Allah (peace and blessings of Allaah be upon him) gave the Jews Khaybar to work it and cultivate it, and they have a part of what comes out of it."
65. Maulana Abdul Khaliq, Ghaniat-ul-Qari Sharh Sahih al-Bukhari, p. 240, Manuscript.
66. Al-Subahi, al-Madunah, 3/606, Ibn al-Mundhir, al-Ashrat, 6/174
67. Ismail bin Yahya bin Ismail, Abu Ibrahim Al-Muzni (deceased: 264 AH), Mukhtasar Al-Muzni, Publisher: Dar Al-Maarifa, Beirut, Sunnah Al-Nashr, 1410 AH / 1990 AD, p. 207
68. Ibid.242
69. Maulana Abdul Khaliq Bajori, Ghaniat-ul-Qari Sharh Sahih al-Bukhari, p. 243, Manuscript
70. Ibid.243